صحافت دعوت یا پروپیگنڈہ

تحریر۔ مولانا سید محمد واضح رشید ندوی ——— ترجمانی۔ سید محمد ظفر ندوی

دعوتی صحافت اور پروپیگنڈہ کی صحافت میں بڑا فرق ہے۔ دعوتی صحافت میں اقدار اور اصول کی پابندی ہوتی ہے سنجیدگی، رائے کی پختگی، عقل وحکمت کی منطق اور انسانی مصلحت کی رعایت ہوتی ہے۔ اس کا ایک دائرہ متعین ہوتا ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرسکتی۔ اسی طرح اس کا ایک مزاج ہوتا ہے جس سے وہ کبھی علیحدہ نہیں ہوسکتی۔ اس کے علاوہ دعوتی صحافت کا مقصد تعمیر وتنظیم ہوتا ہے نہ کہ تخریب وفساد۔

اس کے خلاف پروپیگنڈہ محض ایک تعبیر ہے وہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو ظالم ومظلوم سب پر مسلط رہتا ہے اور حالات کے تقاضوں کے اعتبار سے اس کے مزاج اور اصول میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ پروپیگنڈہ ادیب وخطیب کی قوت بیان اور مخاطب کے تاثر پر منحصر ہوتا ہے۔ صدق وسچائی کی اس میں پابندی نہیں ہوتی۔ بلکہ صداقت و امانت جیسی تعبیروں کا مفہوم پروپیگنڈہ میں دوسرا ہوتا ہے جو ادیب وخطیب کے اپنے دعوے کے ثابت کرنے میں قدرت کلام پر موقوف رہتا ہے۔ اس کا اصل مقصد مخاطب میں تاثر پیدا کرنا ہے وہ جس شکل میں بھی وجود میں آئے۔

درحقیقت دعوت اور پروپیگنڈہ دو جدا جدا اصطلاحیں ہیں اور دونوں کا میدان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ پروپیگنڈہ میں ساری کوشش فوری کامیابیوں کے حصول کی ہوتی ہے۔ لیکن دعوت اور اس کے نظریات کا مقصد ظاہری کامیابیاں نہیں ہوتیں۔ اس لئے اس کی بنیاد ایسے ثابت شدہ حقائق پر ہوتی ہے۔ جو افراد و جماعتوں کی تبدیلی سے بدلتے نہیں ہیں اور یہی اسلامی دعوت کی گہرائی کا راز ہے۔

دعوت کا بہت طویل اور بڑا پیچ ہوتا ہے جو قوت برداشت، انکساری، تواضع اور احتساب عمل کو چاہتا ہے جو رکاوٹیں اور مصیبتیں داعی کی راہ میں پیش آتی ہیں وہ اس کو اپنی مہم سے باز نہیں رکھتیں نہ اس سے اس کی ہمت پست ہوتی ہے اس لئے کہ داعی کا سب سے بڑا انعام اللہ کے یہاں اجر وثواب اور اس کی مرضی کا حصول

ہے ۔اس لئے اس کا عمل نتائج اور لوگوں کی توجہ پر موقوف نہیں ہوتا بلکہ اس کا عمل اخلاص نیت پر موقوف ہے ۔ اس کے نتائج جو بھی ہوں وہ اپنے کام میں لگا رہتا ہے ۔ لوگوں کی نگاہ میں ناکام ہو یا کامیاب اس کو اس کی فکر ہوتی ہے کہ اللہ کے یہاں جس کی رضا کے لئے اس نے یہ جدوجہد کی ہے ، کیا مقام ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ دعوت کے نتائج اکثر دیر میں ظاہر ہوتے ہیں مگر وہ صدیوں قائم رہتے ہیں ۔

پروپیگنڈہ کی بنیاد احساسات وجذبات کو بھڑکاتے ۔ مواقع سے غلط فائدہ اٹھانے اور موقع پرستی پر ہوتی ہے ۔ اس لئے اس کی کامیابیاں دیرپا نہیں ہوتیں ۔ اس کی مثال بادلوں کی سی ہے جو گھر گھر کر آتے ہیں اور پھر چھپ جاتے ہیں لیکن دعوت مخاطب کے قلب وضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے ۔ اور اس میں اضطراب پیدا کر دیتی ہے ۔

موجودہ زمانے کا اثر (جو صحافت اور نشر واشاعت کا دور سمجھا جاتا ہے) دعوت کے طریقہ کار پر بھی پڑا ہے جس طرح کہ زندگی کے دوسرے گوشے اس سے متاثر ہوتے ہیں ۔ داعیانِ اسلام بھی موجودہ تحریکوں کے پروپیگنڈہ کے طریقوں سے متاثر ہیں ۔ جن کی تحریک کا انحصار پروپیگنڈہ پر ہے ان طریقوں میں سب سے خطرناک تنقید ، فکر میں جذباتیت اور موقع سے فوری فائدہ اٹھانے کا جذبہ ہے ۔ جو اخلاقی وصداقت کے منافی ہے اور اپنی دعوت و فکر میں یقین اور اس کی تاثیر میں شک کے مرادف ۔

یہ سچ ہے کہ اعتدال کا قائم رکھنا آسان نہیں ہے اور ادیب کے لئے یہ بڑا مشکل کام ہوتا ہے کہ وہ کاری ضرب لگانے اور اپنے دشمن سے انتقام لینے کے بہترین موقع پر اپنی تحریر کو معتدل رکھے خاص طور پر اس صورت میں جب کہ صحافت پیشہ ور صحافیوں اور سنسنی خیز صحافت کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہے جس میں حقیقت کو بگاڑنے اور اسلام پسندوں پر الزام رکھنے کے لئے ہر موقع تلاش کیا جاتا ہے لیکن سب اشتعال انگیزی ، فریب اور دھوکہ کے باوجود اسلامی صحافت میں اعتدال اور تنقید میں متانت وسنجیدگی ہونی چاہئے ۔ اس لئے کہ اسلامی صحافت داعی کے قائم مقام ہے اس لئے جو چیزیں داعی کے لئے ضروری ہیں وہی اسلامی صحافت کے لئے ضروری ہیں ۔

اسلامی صحافت کے لئے سب سے بڑی ضرورت اسلامی تعلیمات کا جامع تعارف اور ان شکوک وشبہات کو دور کرنا ہے جو خود غرضوں ، حق کے دشمنوں اور نفس کے بندوں نے پھیلا رکھے ہیں ۔ لیکن یہ کام بغیر کسی تلخی ، درشتی اور خود پسندی کے ہونا چاہئے ۔ جو اکثر احتساب کے وقت محتسب میں پیدا ہو جاتی ہے ۔

احتساب پر بحث کرتے ہوئے ابن قدامہ مقدسی لکھتے ہیں :۔

"ایک بڑا خطرہ سے بچنا ضروری ہے وہ یہ کہ اسلام کی تعلیمات کو پیش کرتے وقت عالم اپنے آپ کو احساسِ علم کی وجہ سے معزز اور جہل کی وجہ سے مخاطب کو ذلیل سمجھنے لگتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو آگ سے نجات دلانے

میں اپنے آپ کو جلا دے۔ یہ انتہائی جہالت کی بات ہے اور نفس و شیطان کا بڑا دھوکہ ہے۔

جس احتساب پر اسلامی صحافت کی بنیاد ہے وہ بڑا اہم اور ذمہ داری کا کام ہے اس لئے اس کے کچھ آداب و شرائط ہیں۔ ان کی رعایت کے بغیر متوقع نتائج کا حصول ممکن نہیں ہے۔ اس احتساب کی پہلی شرط یہ ہے کہ اجر و ثواب کے مواقع اور اس کے حدود کا علم ہو۔ یہ علم شریعت کے ساتھ ہو۔ داعی زہد و ورع کا حامل ہو کیونکہ کبھی یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک چیز جانتا تو ہے مگر کسی سبب سے اس پر عمل نہیں کرتا۔ اس کے احتساب میں طمع کو دخل نہ ہو۔ اگر داعی ایسے عمل کا ارتکاب کرے جو لوگوں میں ناپسندیدہ ہے تو اس سے خود اس کو اور اس کی دعوت کو نقصان پہنچے گا۔

داعی ترغیب سے کام لے نفرت نہ دلائے جس چیز کی طرف بلائے اور جس سے روکے حسن اخلاق کے ساتھ اس کو انجام دے۔ اس لئے کہ ناگواری اور نفرت اور غصہ کو صرف علم اور ذاتی پرہیزگاری دور نہیں کر سکتی جب تک طبیعت میں حسنِ اخلاق اور نرم گوئی نہ ہو بری اور سخت بات پر بھڑکنے سے اور تلخ گوئی سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور دلوں میں سخت منفی جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

سلف کے بیان کردہ احتساب کی یہ چند شرطیں ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور داعیوں کے پہلے مقدس گروہ (صحابہ) کی سیرت میں نمایاں محسوس ہوتے ہیں۔

اسلامی صحافت کا سب سے بڑا فرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جس کا اللہ کے یہاں حصول اجر ہے۔ اس لئے ان آداب کی رعایت ضروری ہے۔

اس وقت جب کہ مسلمان صحافیوں اور گرم جوش ادیبوں میں برابر اضافہ ہو رہا ہے اور اسلامی دعوتی لٹریچر کی بھرمار ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اسلامی صحافت کی صحیح راہیں متعین کر دی جائیں تاکہ وہ نہ تو بے جان و بے روح اور افکار سے خالی ہو اور نہ بے لگام و بے عنان جذبات بھڑکانے والی صحافت بن جائے۔

ادارہ اسلامیات
طلب فرمائیے